نوحہ

تیر گردن پہ میں کھانے کے لئے جاتا ہوں
ماں میں اسلام بچانے کے لئے جاتا ہوں

زَد پہ تلواروں کی تنہا ہے مرا بابا حسینؑ
ساتھ میں اُن کا بنھانے کے لئے جاتا ہوں

آس پانی کی نہیں قتل علمدار ہوئے
خون سے پیاس بجھانے کے لئے جاتا ہوں

ہنس رہے ہیں جو مرے بابا کی غربت پہ لعیں
اب میں اُن سب کو رلانے کے لئے جاتا ہوں

آخری سجدہ جو کرنا ہے شہہِ والا کو
میں وضو اُن کا کرانے کے لئے جاتا ہوں

میرے قاتل ہیں جو قاتل تھے وہی محسنؑ کے
ساری دنیا کو بتانے کے لئے جاتا ہوں

کھا کے برچھی جو سنایا تھا علی اکبرؑ نے
وہی پیغام سنانے کے لئے جاتا ہوں

124 پھیر کر اپنی زباں سوکھے ہوئے ہونٹوں پر
پیاس کا نوحہ سنانے کے لئے جاتا ہوں

ماں سے تھا نور علیؑ یہ علی اصغرؑ کا کلام
میں علیؑ ہوں یہ بتانے کے لئے جاتا ہوں